قرآنِ مجید عرب و عجم کے سمجھنے کیلئے آسان ہے

ماہرین لسان کہتے ہیں ''اگر زمان کے کسی خاص دور میں کسی قوم کی ذہنی سطح کا اندازہ لگانا ہو تو دیکھا یہ جاتا ہے کہ اس دور میں اُس قوم کی زبان میں کتنے ایسے الفاظ تھے جو تصورات کے مظہر تھے۔اس ضمن میں تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندی، یورپی زبانوں میں جس قدر الفاظ مروج ہیں ان کے تصوراتی مشتقات (Root -concepts) کی تعداد زیادہ سے زیادہ ایک سو اکیس تک پہنچتی ہے۔یہ بھی حقیقت ہے کہ جس زمانے میں سنسکرت ایک زندہ زبان تھی اور سورج کو دیوتا مانا جاتا تھا اس زمانے میں بھی سنسکرت زبان میں سورج کیلئے کل سینتیس الفاظ تھے''۔

عربوں کے تصور کی وسعت اور زبان کی جامعیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ہاں شہد کیلئے اسی الفاظ، شیر کیلئے پانچ سو، تلوار کیلئے ایک ہزار، اونٹ کیلئے پانچ ہزار سات سو چوالیس اور سانپ کیلئے دو سو الفاظ ہیں۔اس بات کی اہمیت کا اندازہ اس مثال سے واضح ہو جائے گا کہ میں نے آپ سے کہا کہ میں نے ایک سانپ دیکھا ہے۔سانپ کے متعلق ایک عمومی تصور آپ کے ذہن میں ابھرے گا لیکن تصور کی آنکھ سے آپ وہ نہیں دیکھ پائیں گے جو میں نے حقیقت میں دیکھا۔آپ کے ذہن، تصور اور ادراک میں منتقل کرنے کے لئے مجھے اس سانپ کی حقیقت بتانے کے لئے طویل گفتگو کرنی پڑے گی۔لیکن عربی زبان میں سانپ کیلئے دو سو الفاظ کی موجودگی اس بات کی غماز ہے کہ ایک عرب فقط ایک لفظ کے ذریعے دوسرے عرب کے ذہن اور تصور میں ہو بہو وہی سانپ منتقل کر دے گا جسے اس نے دیکھا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کی لسان، زبان عربی کو ایک انفرادیت اور فضیلت حاصل ہے۔میرے آقا کو کائنات میں تمام سے افضلیت حاصل ہے اور میرے آقا کے ساتھ جو شئے بھی جڑی ہے وہ افضل ہے، بلند تر ہے۔فرمایا:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

''اور ہم نے اس (قرآنِ مجید) کو آپ (ﷺ) کی زبان میں یقیناً آسان کر دیا ہے

تا کہ آپ اس کے ذریعے متقین کو خوشخبری دیں اور حق سے ہٹے ہوئے (جھگڑالو، خودسر) لوگوں کو خبردار کریں'' (سورۃ مریم۔۹۵)

میرے آقا کی زبان میں نازل فرمائے گئے قرآنِ مجید کو عرب و عجم سب کے سمجھنے کیلئے آسان اور سہل بنایا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

''یَسَّرَ'' کا مادہ ''ی س ر'' ہے اور اس کے معنی ہیں نرمی، سہولت، آسانی، فراخی، کشائش آسودگی۔ابن فارس نے اس کے معنی کھل جانا اور ہلکا پھلکا ہونا بتائے ہیں۔قرآنِ مجید سمجھنے کیلئے یقیناً آسان ہے۔ارشاد فرمایا

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَـٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ (الدخان۔۵۸)

”ہاں! ہم نے اس (قرآنِ مجید) کو آپ (ﷺ) کی زبان میں آسان کر دیا ہے تا کہ وہ لوگ (محفوظ کر سکیں) نصیحت لیں“

اور اس حقیقت کو من وعن ایک جیسے الفاظ میں پھر چار مرتبہ دہرایا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝

”اور یقیناً ہم نے قرآن (مجید) کو سمجھنے اور نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے، اب ہے کوئی نصیحت لینے والا!“ (القمر۔۱۷،۲۲،۳۲،۴۰)

April 2000